ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

دعوتِ سیرِ چمن ہے خلشِ یار مجھے
جانے دے دشتِ جنوں جانبِ گلزار مجھے

پا سکے گا نہ کوئی گُل نہ کوئی خار مجھے
لے اُڑا جلوۂ در پردۂ گلزار مجھے

اشکِ رنگیں کہ دیئے ہیں گلِ بے خار مجھے
کر دیا رشکِ چمن دیدۂ خونبار مجھے

دعوتِ عیش پہ لبیک تو کہدوں، لیکن
دم بھی لینے دے کہیں لذتِ آزار مجھے

خضر کی مجھ پہ عنایت نہ جرس کا احساں
لے کے منزل پہ گیا ہے دلِ بیدار مجھے

کیوں نہ جاؤں میں نشیمن سے قفس کی جانب
یاد کرتا ہے کوئی مرغِ گرفتار مجھے

سامنے کس کے محبت کی حقیقت رکھ دوں
کوئی ملتا ہی نہیں محرمِ اسرار مجھے

ہم سفر تیز خرامی پہ ہوں مجبور کہ اب
اپنی منزل کے نظر آتے ہیں آثار مجھے

اور جیتا تو اٹھاتا بخدا لطفِ جفا
اتنی مہلت بھی نہ دی اے ستمِ یار مجھے

ڈوبنے پر ہوا معلوم تہِ دریا تک
لے گئے ساحلِ امید کے آثار مجھے

کہہ کے یہ حشر سے میں قبر میں پھر لیٹ گیا
اور سونے دے ذرا فتنۂ بیدار مجھے

میری بخشش میں سرِ حشر نہ ہوگی تاخیر
آپ کہئے تو سہی اپنا گنہ گار مجھے

دردِ دل اس کی تسلی سے تو بڑھتا ہی رہا
راس آئی نہ آلم صحبتِ غم خوار مجھے

غزل

سید حرمت الاکرام صاحب مرزاپور

نظر فریبیٔ افسونِ خواب ہی تو نہیں؟ — یہ زندگی، کوئی موجِ سراب ہی تو نہیں؟

حجابِ لالہ و گُل میں بھی ہے عجب شوخی — چمن کی گود میں تیرا شباب ہی تو نہیں؟

مسافرانِ سحر دیکھتے ہیں مُڑ مُڑ کر — پسِ غبار کوئی آفتاب ہی تو نہیں!

نظر پہ جلوۂ تعبیر کا بھی ہے احساں — ہمارا دل کوئی ممنونِ خواب ہی تو نہیں!

بتوں کا حُسنِ کشش کیوں ہے اتنا پُر اسرار — صنم کدہ ترے رُخ کی نقاب ہی تو نہیں؟

ملا ہے جس کو گلستاں میں پیکرِ لالہ — کہیں مرا دلِ خانہ خراب ہی تو نہیں؟

چٹکتی کلیوں سے کہتی ہے یہ نسیمِ سحر — شگفتِ گل بھی شکستِ رباب ہی تو نہیں!

ہے اور باعثِ اندیشہ بے نقابیِ حسن — کہیں یہ بھی کوئی طرزِ حجاب ہی تو نہیں؟

لُٹا رہی ہے ازل سے جو گوہرِ شبنم — ہم اہلِ درد کی چشمِ پُر آب ہی تو نہیں؟

وجودِ جنّت و دوزخ بہت بجا حرمتؔ
مگر بحدِّ گناہ و ثواب ہی تو نہیں؟